منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | یا خاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا تورید انجیل بہ تبجیل | گویان صفت و سیرت تبھور محمدؐ

منشورِ محمدی

چو منشور ظلمت زدا در جہانا | ز فضل خدا خیلے مشہور شد | ہر عندیات پوا در ازو | بکنج عدم بار مستور شد | دلہ گفت ناگہ بجو عفش چنین | عیان سر خاتمہ زمستور شد

نمبر ۱۵ | مطبوعہ ۲۵ ر جمادے الاول سنہ ۱۳۰۱ ہجری | جلد ۱۳

مثنوے

جناب منشی احسان علی صاحب فصیح مالک ممتاز الاخبار عم فیضہ

ہر تن کو ہی ایک دین سی نسبت | ہی حمد خدا قلم کی ملت
پائین اس نے جود و زبانین | بیکار انہین نہ لوگ جانین
دونون دیتی ہین یہ گواہی | تحقیق ہے وحدت الٰہی
رکھتا ہے جو یہہ چاک سینہ | ہے عاشق شاہد مدینہ
یہ وہ ہی کہ جسنے قبل آدم | آدم کیا بلکہ جملہ عالم
لکھا سر لوحہ زبر جد | منشور رسالت محمد
اللہ اللہ اے پیمبر | صدقے جاے فصیح تجھہ پر
آغاز نے تجھسے پایا انجام | انجام کو تونے بخشا اعلام
تو جب سے ہی جب سے تو نہین تہا | رب سے کوئی رو برد نہین تہا
امی تجھپہ درود اور متقر | تیرے اصحاب و آل سب پر
ہی تیرے ہی فیض سی ہوا آغاز | منشور محمدی یہہ ممتاز
پرچہ ہی اک عجیب تمثال | اب ختم ہوا ہی با ہوا سال
جوبن پر اس سے یہ جوانی | ہے لذت عمر جاودانی

ہوتا ہی شروع اسکا فی الحال | اس چودہ صد مین تیرہ از سال
عاشق کی بجا ہی ناشکیبی | ظاہر ہی اس کی دلفریبی
کلمہ پڑہتے ہین اسکا ہر آن | راہب قیس اہل ایمان
آمادہ ہی غیر دین کے رد پر | نازان ہی بہت ترقی مد و پر
امت سی تری ہی ہی امید | رکہیگی عزیز اسکو جاوید
کہتا ہے سب سے یہ پکارے | ای مومنو ای نبی کے پیارے
دیکہو مرے مہتمم کی قسمت | حق نے اسے دی ہے یہ سعادت
وہ مرد شریف پاک دین ہی | اسلام کا دل سے جو معین ہی
مین سعی سی اس کے ہون گرامی | وہ میرے سبب ہوا ہی نامی
سنکر مری معدلت بیانی | لازم ہی تم کو قدر دانی
ہی تم کو ضرور گر ہو دیندار | دل ہیچ سے ہو مرے خریدار
قیمت مین بی بہا ہون لیکن | ملنا مرا سہل یون ہے ممکن
تم حق شیوع مہتمم کو | فورًا زر نقد پانچ بھیجو
زر پاسے بدل وہ مرد دانا | کرتا رہیگا مجھے روانا
ہر عشرہ مین سال بہر تنگ انکیا | حاصل مرا ہوگا تم کو دیدار

اعلان

اخبار منشور محمدی کے بارہ جلد دن سے متفرق پرچے مطبع بحر الاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارہ آنہ قیمت یعنے فی پرچہ بحساب ۰ رجتنے پرچے ضرورت ہون منگوالین محصول ڈاک ے پرچون کو نیم ۰ رہے غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے ۰ رمین ے پرچے ان کے نام روانہ کئے جاوین گے۔

اشتہار

اجرائے مدرسہ دار العلوم اسلامیہ

(متعلق انجمن اسلامیہ مدراس)

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین - وآلہ الطاہرین واصحابہ الماجدین - اما بعد ہر چند ہو کر بوجہ فتنہ نا ریس اسکول و توہین پادریان بہ نسبت دین محمدی علی سبیل الاعلان انجمن اسلامیہ مدراس سے بہ حسن انتظام غلام محمد صاحب بہادر میر مجلس صیغہ حسنات وغیرہ وغیرہ اک مدرسہ بنام "دار العلوم اسلامیہ" تاریخ ۲۵ ربیع الثانی مطابق ۲۳ فبروری سنہ الیہ سے بالفعل انجمن ہی مین جاری ہو گیا ہے اور بدستور مدارس سرکاری الحال میاٹریکولیشن تک کی تعلیم کا اہتمام کیا گیا ہے اور سوائے اسکے جس سے ۰ دس گھنٹون تک قرآن مجید و فقہ عقاید کی تعلیم ہوگی اور چار سے پانچ تک متفرق تا میذ عربی و فارسی کی تعلیم بوجہ احسن صورت پذیر ہوگی اور ظہر و عصر کی نماز سکا بر روز جماعت سے شاگردون کو مدرسہ ہی مین پر ہنا ضرور ہوگا اور غریبون سے اطفال کی تعلیم مفت ہوگی اس لیے ہم جمیع اہل اسلام سے امید رکھتے ہین کہ اپنی اپنی لڑکون کو اس مدرسہ دار العلوم اسلامیہ مین جسکی بنا محض خیر خواہی اہل اسلام پر مبنی ہے فرد ر روانہ فرماوین گے اور اس مدرسہ کی ہر اک امر کی رعایت مین حتی المقدور سعی فرماوینگے اور جن شاگردون اور رساتذہ سے مادس اسکول ترک کی ہے ان سب کی داخلی کا اہتمام والتزام ہمی لازمی سمجھا گیا ہی چنانچہ بالفعل دو چار اوستاد اسی اسکول کے اس مدرسہ مین مامور ہو چکے اور دوسرے دیار و امصار کے ۰ رسا وعما ۰ راہل اسلام سے۔ ہمی یقین ہے کہ اس مدرسہ دینی کے قیام و استحکام کی سعی جزیل سے اہل انجمن کو ممنون فرماوین گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب محمد شریف صاحب دام اقبالہ - بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سے واضح رائے شریف ہو کہ اس زمانہ پر فتنہ مین جناب سید محمد حسن علی صاحب قاضی چہا تک کا دم غنیمت ہے کہ بالفعل صاحب موصوف ہمیشہ اکثر اشخاص اپنے مذاہب باطلہ کا بطلان معلوم کرکے مشرف باسلام ہوتے ہین چنانچہ بتاریخ ۲ فبروری سنہ ۱۸۹۴ء کو تین شخص قوم ہنود سے مشرف بکلمہ توحید ہوئے ایک

ان مین سے بنام گوپال رام برہمن اب اسکا نام عبید اللہ
دوسرا بنام بہاری قوم اہیر سو اپنے بی بی سے کہ اب اسکا
نام عبد اللہ اور بی بی کا نام سکینہ رکہا گیا اللہ رب العزت
جناب سید صاحب کو تا یوم قیامت قایم رکہے اب
احقر مقلدین پولوسیون سے دریافت کرتا ہے کہ یہ حضرات
صدہا طرحکے وعظون مین عوام کالانعام کو دہوکہ
دیتے ہین مگر بجز پیٹو شخص کے کوئی دوسرا اس مذہب
کو قبول کرتا ہے ای میرے عزیز و ذرا انصاف کی
آنکہہ سے دیکہو کہ جس مذہب مین خدائے واحد کے
اجزا جزا کئے جاوین اور مثل انسان کے اولاد پکڑے
کیا وہ دین نزدیک عاقل کے حق ہو سکتا ہی نعوذ
باللہ من ہذہ المذہب واللہ یہدی من یشاء الی صراط
المستقیم باقی والسلام مع الاکرام - راقم محمد خدا بخش

اشتہار
تکمیل الادیان باحکام القرآن

طالبان حق کو مژدہ ہو کہ یہ کتاب جسکا نام ہمنے عنوان
پر لکہا ہے چہپ کر تیار ہو گئی اسکی خوبی دیکہنے سے
متعلق ہے اس عمدہ کتاب مین صرف اسلام کی خوبی
اور حقیت ہی کو دکہایا نہین ہے بلکہ نہایت خوبی سے
ثابت کر دیا ہے کہ اسلام کو مذہب موسوی اور عیسوی
سے بدرجہا فوقیت ہے اہل اسلام کو چاہئے کہ اس
گوہر گرانمایہ کو ماتون ماتہ لین اور ایسی کتابون
کو پشت و پناہ سمجہین پادریون نے عجب عجب طور
سے مکر و فریب کا دام پہیلایا ہے اور پر تزویر تحریرین
نہایت طمع کی چوی مشتہر کی ہین کہ بغیر ایسی کتابون

کے دیکہے ہوے اون کا طمع نہین کہل سکتا اسکی خریدنے
مین علاوہ تقویت ایمان کے اعانت اسلام بہی ہے
کیونکہ اوسکی قیمت سے اوس نادر کتاب کا طبع کرانا
مقصود ہے جسکا یہ ایک چہوٹا سا حصہ ہے چونکہ اہل ہمت
مسلمانون سے استعانت مقصود ہے اس نے اوسکی
قیمت ان سے اکیر روپیہ ہے اور عیسائیون کے لئے
اتنہہ آنہ کیونکہ اون سے اعانت کی امید نہین ہے اگر
کسی اہل ہمت نے کتاب مذکور کے طبع مین علیحدہ ہمت
فرمائی تو اوسکی قیمت نصف کر دیجائیگی۔
مراۃ الیقین لاغلاط ہدایت المسلمین بہی موجود ہی
جس سے پادری عماد الدین صاحب کی حقیقت واقعی
اور پوری قلعی کہل جاتی ہے قیمت مع محصول ادنے
آنہ ہے جو صاحب چاہین اس مشتہر سے طلب فرمائین
جناب ڈپٹی اخبار خیر خواہ اسلام اور دیگر حامیان
اسلام کی خدمت مین عرض ہے کہ بہ نظر حمایت دین
اس اشتہار کو بعینہ یا بطور اختصار اپنی اخبار صداقت
آثار مین مکرر درج فرماکر اجر جزیل سے مستحق ہون
اور اس مشتہر کو رہین منت کرین فقط۔
المشتہر محمد ابراہیم عفی عنہ کانپور احاطہ کمال خان

بقیہ رسالہ جواب دین حق کی تحقیق -

۱۶ باب ۳۱ یسوع مسیح پر ایمان لا کہ تو اور تیرا گہرانا
نجات پاویگا - ۱۸ باب ۳۲ غرض کہ خدا جہالت کی وقتون
سے طرح دیکے اب سب آدمیون کو ہر جگہہ حکم دیتا ہی
کہ توبہ کرین - ۱۹ باب ۴ پولوس نے کہا یوحنا نے
توبہ کا بپتسمہ دیا - ۲۲ باب ۱۶ - اب کیون دیر کرتا ہی

اوٹہ سے بپتسمہ لے اور خداوند کا نام لیکے گناہ مٹاڈال
غرضکہ ایسے آیات سے توریت و اناجیل مملو ہین لیکن
پادری صاحب اپنی تعصب نفسانی اور تقلید شیطانی
مین ایسے گرفتار ہین کہ ان آیات کا خیال نہ کیا اور بے
ساختہ مذہب حقہ پر طعن کرسے اپنی عاقبت خراب در
خراب کی اور اعمال سے ۱۶ باب ۳۱ - مذکورہ بالا سے
معلوم ہوا کہ اگر ایک آدمی مسیح پر ایمان لاوے تو
اسکا سارا گھرانا نجات پاوے تو یہوداہ اسکریوطی
مع اپنے گھرانے کے نجات پاویگا کیونکہ وہ بھی مسیح پر ایمان
لایا تھا۔

خیر اعتراض تو ہمارے بہت ہین لیکن ہم باعث طوالت
کے اوس سے قطع نظر کرکے صرف ان آیات کی تاویلات
دریافت کرتے ہین پس جو کچھ انکی تاویل ہوگی وہی
ہمارے طرف سے تسلیم کرلیجیگا۔

افسوس کبھی پادری صاحب نے ان آیات کا ملاحظہ
نہین کیا ورنہ ایسی لاطایل تحریر جسپر مردہ ہنسین کیون
کرتی۔ آسمان کا تھوکا مونہہ مین ہی آرہتا ہے۔
آپ کی تحقیقات کہان گئی۔ اگر یہی تحقیق ہی تو ہم
یقین کرتے ہین کہ عنقریب تمام عیسائی وجود روح اللہ
سے بھی انکار کردین گے۔

گر ہمین مکتب ست و ہم ملا ۔ کار طفلان تمام خواہد شد

پولوس بیچارہ نے اپنی ظاہری نجات اور معافی
گناہ کیلئے اپنی طبع سے صرف یہ ہی ایک طریقہ نکالا
تھا کہ فقط یسوع کا نام لینے سے نجات ہوسکتی ہے سو
اس زمانہ کی پادری ایسے ایسے ناخلف محقق راست گو
پیدا ہوے کہ پولوس کی بھی تحقیقات کو بالائے طاق
رکھدیا۔ پولوس بہ نسبت اور شاگردون کے بہت
سخت گنہگار تھا کہ مسیحیون کو قید کرتا اور باتہام
مذہب عیسوی ان کو انواع انواع کی عذاب سے ناحق
قتل کرتا اور انکی دشمنون کا صدر رہتا۔
آخر یہ ہوا کہ مذہب عیسوی مین داخل ہوکر بنیاد دین
عیسوی کی منہدم کرنی چاہی چنانچہ شریعت سے صاف
انکار کرتا اور بعضونکو انجیل پڑہنے سے بھی روکتا
چنانچہ یہ سب قصہ رسولون کے اعمال مین درج ہے
سوائس پیرایہ مین عیسائیون نے بھی اوسکو اپنا
پیشوا بنالیا کیونکہ دل تو اس سے قتل و قمع سے
نیچے دوسری شریعت کی قید سے جو کاہلون پر گران
ہوتی ہے چھوٹی تو ایک لطف بالا در بالا ہوگیا
لہذا سب نے اسکو اپنا رسول فرض کرلیا اور خود
پولوس نے بھی یہ ہی دعوی کیا۔ چونکہ رسالت مین
عصمت و طہارت شرط ہے تو کس مضمون سے اپنی پچھلے
گناہون کو خورد و برد کرتا ہے (خدا جہالت سے
دقتون سے طرح دیکے اب سب آدمیون کو ہر جگہہ
حکم دیتا ہے کہ توبہ کرین۔ مگر ہم اس رسالہ سے محقق
پر جسکو خاتم المحققین کہنا چاہئے صد آفرین و مرحبا
کرتے ہین۔ این کار از تو آید و مرداں چنین کنند
کہ انکی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ پولوس بعوض
گناہ قتل عمد وغیرہ جو اس سے وقوع مین آئی فرد
دوزخ مین رہیگا۔ اب ہم دست بستہ اس محقق سے
دریافت کرتے ہین کہ آپنے اپنی تحقیقات مین اس رسالہ

مین کچھ مدت پولس سے دوزخ مین رہنے کی درجہ بدرجہ کی
امید کہ آپ پھر تحقیقات فرماوین کہ پولوس کس عرصہ
تک دوزخ مین رہیگا اور نیز اور شاگرد پطرس وغیرہ
جو کچھ ہوی تھی اور پیشتر ایمان لانے سے گنہگار رہی
ہون گے یہ لوگ کب تک دوزخ مین رہین گے
کیونکہ ایمان لائے اور توبہ کرنے سے گناہ تو معاف
ہوتی ہے ہمین۔ اور گناہ کچھ جسمانی میل تو ہے
ہی نہین کہ جو پانی کا چھینٹا دینے سے دھویا جاوے

العیاذ باللہ من سوء الکلام۔

یارب تو خوب جانتا ہے کہ ہمکو جو کچھ خلوص اعتقاد حضرت
روح اللہ اور انکی حواریون سے ہے اور ہم ہزار
ہزار درجہ ایسے اعتقاد اور ایسے کلام سے متنفر ہین
لیکن پادری صاحب نے ہماری زبان سے کہلوایا
اسکا عذاب ان ہی کے گردن پر ہوگا۔

قولہ چونہی دین حق پر خدا کی ایسی مہر ہو کہ کوئی
مخلوق ویسی نہ کر سکے جس سے اوسکا ہونا خدا کی
طرف سے ثابت نہ ہوے۔

اقول حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو اس وقت سے تیرہ سو برس کامل گذرے اور ہر چند
کہ اوس وقت سے اس وقت تک چارون طرف
سے معاندین دین اسلام اوٹھی اور اوٹھتی ہین
کہ اس دین کو مٹا دین لیکن اسپر خدا کی وہ مہر ہے
کہ جسقدر اس کے دشمن اسکی انہدام مین کوشش
کرتے ہین اوسی قدر اسکو ترقی اور رونق ہوتی
ہے خصوصاً ایسے وقت مین کہ عیسائیون کو ملکی و
مالی و علمی و جسمی ہر طرح کی قوت اور قدرت حاصل ہے
اور اپنی ساری قوت اس دین کی مٹانے پر خرچ کرتے
ہین اور مسلمانان ہند کی مثال چراغ مسری کی سی
ہو رہی ہے۔ مگر باوصف ان سب امورات کے دین اسلام
کو وہ رونق پر رونق حاصل ہے کہ حاسد جلے مرتے
ہین اس صورت مین ممکن تو یہ تھا کہ دین اسلام اگر
معاذ اللہ جھوٹا ہوتا تو نیست ہو جاتا اور یہ ثانی
مذہب ترقی پاتا مگر برخلاف اس کے ظہور مین آرہا ہی
قطع نظر اسکے اگر خدانخواستہ دین اسلام معدوم ہی
ہو جاتا تو بھی یہ نظیر اسکی بطلان کی نہین ہو سکتی ہی
دیکھو رومیون ۳ باب ۳۔ پھر اگر بعضے ایمان نلاے
تو اونکی بے ایمانی خدا کا اعتبار باطل کر سکتی ہے
۴۔ ایسا نہ ہووے بلکہ خدا سچا ٹھہرے اگرچہ ہر ایک
آدمی جھوٹا ہو۔ اور حقیقت مین یہ بہت صحیح ہے کہ
لوگون کی خدا کی نہ پہچاننے سے اسکی خدائی اور
مصلحت مین خلل نہین آسکتا۔ اور ہر زمانہ مین دیکھا
جاتا ہے کہ بسبب حق ناشناس لوگون کے حق شناس
لوگ معدود اور قدرے قلیل ہی ہوتے ہین۔
اسکے بعد مصنف رسالہ ہذا الکلام خدا کی تحقیقات مین
لکھتا ہے۔

قولہ پہلی معجزہ وہ یہ بات ہے کہ خدا کی عادت اور
خلقت کی دستور اور چیزون کی خاصیت سے باہر ہو۔
اور جسے خدا جو خود یا کسی دوسرے کے وسیلے سے
ظاہر کرے اوسمین کئے شرطین ہین۔

اقول، ولہ بولنا تو دیکھو کہ خدا دوسرے کی وسیلے

معجزات دکہلاتا ہے تو خدا کو خود کسی قسم کی معاذ اللہ طاقت نہین اوس کو یون کہنا چاہئے تہا کہ خدا خود اپنی قدرت دکہلا دے یا کہ کوئی پیغمبر بوسیلہ خدا کے معجزات ظاہر کرے - جیسے پیغمبر عرب کا امی ہوکر فصیح عرب و عجم اور تمام علوم پر قادر و حاوی ہونا اور سنگ و شجر کا انکی نبوت پر گواہی دینا - اور جنگ حدین با وصف موجودگی میدان جنگ بمقابلہ کفار کے جبکہ ان کو تلاش کرین اور اون کی پاس ہوکر نکلین روز روشن مین اونکا نظر نہ آنا - اور سر انگشتہاء مبارک سے چشمون کا جاری ہونا اور جس کونچہ سے آپ ہوکر نکلین اوس کونچہ کا ایک ہفتہ تک معطر رہنا - اور سایہ کا نہ ہونا - چاند کا شق ہونا - سورج کا بعد غروب پہر برآمد ہونا سوسمار کا بولنا وغیرہ معجزات آپ سے بے حد و حصا ہین جو کتب اسلام پر عبور رکہتی ہین واقف ہین حاجت تکرار نہین -

قولہ پہلی یہ کہ وہ دین ہی سے ثابت کرنے کیواسطے ہو

اقول تمام انبیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو معجزات وقوع مین آئے صرف باثبات دین و نبوت وقوع مین آئے اگر معاذ اللہ کسی سے کوئی معجزہ سوا دین کے اور غرض سے وقوعمین آیا ہو فرمائے اور ہم نہین سمجہتے ہین کہ جس صورت مین معجزہ باثبات دین بحکم خدا ہوتا ہے تو خدا علیم لما مل امورین کیونکر اوسکی درخواست قبول کریگا -

قولہ دوسری یہ کہ وہ برملا معتبر گواہون کی روبرو جو حق و باطل مین فرق کرسکتے ہون دکہلایا جاوے -

اقول یہ بالکل غلط ہے کہ معجزہ بمقابلہ اہل باطل ہوتا ہے اور جس صورت مین کہ لوگ ممیز حق و باطل ہین تو ظہور معجزہ کی کون ضرورت ہے -

قولہ تیسری یہ کہ اوس سے خدا کی بزرگی ظاہر ہو

اقول اگر آپ کی فہم ناقص مین ظہور معجزات انبیا سے خدا کی بزرگی نہ ثابت ہو تو یہ خطا انبیا و خدا کی نہین یہ تمہاری سمجہ کا قصور ہے - ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

معجزات تو خدا کی ایک قدرت عجیب ہے عاقل لوگ ہر صنایع و بدایع مخلوقات مین خدا کی عظمت و قدرت کو سمجہ لیتے ہین - ؎ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر ورقی دفتریست معرفت کردگار -

قولہ چوتہے یہ دیکہنے والے اسے بے دلیل علمی ہی دریافت کرلین -

اقول جیسے کہ وحوش و جہلائے عرب کہ بالکل علم نہ رکہتے تہے معجزات دیکہہ کر ایمان لائے اور علماء مین جیسے عبداللہ بن سلام عالم یہودی اور نجاشی بادشاہ حبشہ و جارود ناصری و کعب الاحبار وغیرہ علماء یہود و نصاری -

قولہ پانچوین ہر چند کہ اوس زمانہ کے لوگ اس معجزہ کی باطل کرنے پر مستعد ہوے ہون پر نہ کرسکے ہون -

اقول جیسا کہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اکثر دشمنان خدا نے اپکی تکذیب پر کمر

باندھی اور اب تک علما مسیحی اسی پر مستعد ہین مگر خدا کی
قدرت کس سے باطل ہوی ہے۔
یہان تک ستدلال لایعنی مصنف رسالہ دین حق کی
تحقیق سے ختم ہوی۔
اب ہم کچھ دلائل عقلی معجزات انبیا مین عام فہم تحریر
کرتے ہین ناظرین اخبار بہت غور سے ساتھ ملاحظہ
فرماوین۔
واضح ہو کہ جو کچھ عجائبات پیغمبران خدا سے صادر
ہون ان کو معجزہ کہتے ہین لیکن اکثر عجائبات طلسم و
سحر و شعبدہ کے ذریعہ سے بھی وقوع مین آتی ہین
لہذا طلسم و معجزہ کی تمیز کا لحاظ ضرور ہے۔ اول یہ
کہ پیغمبر صادق القول و کامل ہوا ور کبھی اس سے
قبل از دعوی پیغمبری کوئی کذب و خلاف وعدگی
و طمع و حسد و بخل و عجب و لاف زنی و خود بینی
وغیرہ معاملات دینی و دنیوی مین نہ پائی گئی ہو۔
دوسری یہ سب پر عیان ہے کہ پروردگار عالم سب
چیز پر قادر ہے تو جو شخص بدعوی دروغ رسالت
سحر و طلسم کے ذریعہ سے عجائبات کا اظہار چاہیگا تو
ہرگز خدا اوسکو پورا نہ ہونے دیگا اور ضرور ہے
کہ خدا اوس کو جھوٹا کر دے اور اکثر ایسا ہی ہوا ہے
دیکھو مسیلمہ کذاب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی وقت مین اور اسود و طلحہ نے بعد آنحضرت
سے دعوی پیغمبری کیا اور اپنی تصدیق دعوی پر
اکثر عجائبات بھی دکھلائے آخر عظمت خدا نے نچھوڑا
اور قتل ہوے اور ان کے قتل ہوتے ہی انکا دین
بھی کالعدم ہو گیا۔ اور اعمال کی کتاب مین لکھا ہے۔
اعمال ۵ باب ۳۶۔ ان دنون سے آگے تیوداس
نامی نے اوٹھکے کہا کہ مین کچھ ہون اور تعداد ۴ سو
مرد اس سے مل گئے وہ مارا گیا۔ اور سب جتنے اوسکی
تابع تھے پریشان و تباہ ہوے۔ ۳۷ بعد اسکے
یہوداہ جلیلی اسم نویسی کے دنون مین اوٹھا اور
بہت سے لوگون کو اپنی پیچھے کھینچا وہ بھی ہلاک ہوا
اور سب جتنے اسکے تابع تھے چھتر بھتر ہو گئے۔ ۳۹
پر اگر خدا سے ہی تو تم اوسکو ضایع نہین کر سکتے ایسا
نہو کہ تم خدا سے بھی لڑنیوالے ٹھہرو۔
پس ثابت ہوا کہ کاذب کبھی سرسبز نہین ہوتا اور
اگر طلسم و سحر و شعبدہ بازی مین دعوی پیغمبری
کرنے کا میاب ہوا کرتے تو ہر کوئی ساحر دعوی
پیغمبری کر لیا کرتا۔
تیسری۔ جو شخص دعوی پیغمبری کرے اگر وہ سچا ہے
تو ہرگز کبھی کسی بات مین عاجز نہ ہوگا سو ہم دیکھتے
ہین کہ مسیح مصلوبی جس کو عیسائی وہی مسیح سمجھتے ہین
بوقت سوال ہیرود جسکا قصہ ہم اخبار جلد ۱۳ نمبر ۱
منشور محمدی مین پیشتر لکھ چکے ہین بہت عاجز تھا اور
معجزہ تو معجزہ ہوتا ہے سوال کا جواب نہ دیسکا۔
چوتھی یہ بات غور طلب ہے کہ کوئی بات بدون
تعلیم و تلقین نہین آتی اور کوئی ماورزاد ساحر و
مشعبد و عالم نہین ہوتا پس ضرور ہے کہ اوسکا کوئی
استاد ہوا اور پھر اوس استاد کا کوئی اور استاد
ہو سلسلہ در سلسلہ اور ظاہر ہے کہ جو بات ایسی سلسلہ

درسلسلہ ہوگی تازہ عالم مین خصوص اوس شہر مین مشہور
اور عام ہوجاویگی اور اکثر لوگ اوسکی واقف کار ہونگے
کچھ خصوصیت اوسکی نبوت کی نہ ہوگی بلکہ درجواب
اوس سے دعوے کے لوگ کہین گے تو ساحر ہے اور
فلان ساحر سے تعلیم پائی اور اگر کوئی سچی نبی کو اپنی
جہالت اور کفر کے باعث ساحر کہے حالانکہ کوئی ثبوت
اوسکی سحر سازی کا عقلاً و نقلاً نہ بیان کرے اور یہ
وہ خوب جانتا ہو کہ اس شہر مین کوئی ساحر نہین اور
نہ یہ نبی کبھی اس شہر سے باہر دوسری جگہ آجا گیا
ہی اور نہ اوس کی پاس سامان سحر سازی ہی تو عقل
سے نزدیک اوسکا ساحر کہنا غلط اور کفر سمجھا جاویگا۔
پانچون طلسمات و سحر کے لئے اسباب و لوازمات و آلات
کا ہونا ضرور ہی کہ بغیر اسباب و آلہ یہ کام ہو نہین سکتا
برخلاف معجزات کے کہ صرف دعا و خواہش قلبی خدا کی
بارگاہ مین کافی ہے۔
چونکہ سحر وغیرہ کی ایک حد معین ہے اپنی حدود کی اندر
یہ کام ہوسکتی ہین پس ساحر کا ہمیشہ سچا رہنا غیر ممکن ہے
اور خدا کی قدرت کی کوئی حد نہین اس لئے پیغمبر خدا
کبھی جھوٹا نہ ہوگا ورنہ وہ پیغمبر نہین۔
ساتوین سحر بری کاموان مین کام آتا ہے اور شعبدہ
ایک کھیل اور تماشا ہے اوسکو قیام نہین اور معجزہ ان
سب سے جدا ہے۔
آٹھوین پیغامبران کو موصوف بہ جمیع صفات حسنہ اور
طبع وغیرہ قبایح سے پاک و صاف ہونا ضرور ہے اور ساحر
مین بجز صفات ذمیمہ کے اوصاف حمیدہ غیر ممکن۔ پس معجزہ

اصلی جو واسطہ ثبوت یقینی پیغمبری کی کافی ہے اور جسکی وسیلہ
سے ہر کس و ناکس پر حجت کا اتمام سمجھا جاتا ہے وہی ہی جسکو
اہل دنیا سوائے قدرت خدا کو دوسرے سے ہونا محال و محال
سمجھتے ہون جیسے حضرت نوح علیہ السلام کی ذراسی کشتی ایسی
طوفان عظیم مین غرق سے محفوظ رہی اور حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے آتش سوزناک مین گلزار سیر باغ قیام پذیر
رہے اور جیسے خدا نے افواج پشہ سے جنود بے نمود نمرود
مردود کو بے بود کر دیا۔ اور جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام
کا رود نیل پر عصا مارنا اور پانی کا کہرا ہو جانا اور اس
سے معہ بنی اسرائیل سلامت پار چلا جانا اور فرعون کا
غرق ہونا اور ایک عصا سے عجیب عجیب عجائبات دکھلانا
اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا احیا و اموات کرنا اور جیسے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ نہونا اور شق القمر
اور رد شمس فرمانا اور سوسمار وغیرہ جانورون اور شجر و
حجر کا آپ کی نبوت پر گواہی دینا اور مثل اسکے
ایسا معجزہ اگرچہ ایک ہی کیون نہو ثبوت نبوت کی لئے حجت
قوی ہے۔
مگر واضح رہے کہ معجزات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا کچھ حد و شمار نہین ہے جس کسیکو شوق ہو
کتب مبسوطہ اسلام مین ملاحظہ فرمالے۔ فقط۔

گذارش محمدی

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)

الحمد للہ الذی فضل نبینا محمدا علی سائر الرسل احسن
تفضیل۔ وجعلہ مصداقا لبشارات التوراۃ
والانجیل۔ اللھم صل وسلم علیہ وعلی آلہ واصحابہ

کل بکرۃ واصیل۔ اما بعد مخفی نہ رہے کہ اندنون مسمی یوسف حامد کرستان کی جانب سے ایک اشتہار کذب آثار مشتہر ہوا ہے جس مین لکھا ہے کہ بغیر دین عیسوی کے کسی دین مین نجات و مغفرت نہین ہے اور سوائے بیبل کے کوئی کتاب الہامی و آسمانی نہین اور مسلمانون پر طعن و انگشت نمائی بھی کی ہے۔ اس بے تہی سچائی اور بے تعصبی سے سانھ کہا جاتا ہے کہ معلوم نہین ہوتا کہ دین عیسوی مین نجات و مغفرت کیونکر حاصل ہے انجیل مین کفر و ضلالت اور روایات کے کانٹے اس قدر بچھے ہوئے اور بھرے ہین کہ کسی وجہ سے علم و دانش کا پاؤن اس میدان مین ٹھہر نہین سکتا۔ یا رب پھر نجات کیونکر حاصل ہو۔ اور بیبل کو الہامی و آسمانی کہنا یہ بھی کس طرح ہو سکے بیبل مین تو فحش و بے تہذیبی اور تحریف و تصحیف اور تعارض و تناقض اور بے اصل باتین اس قدر بھری ہین کہ فہم مستقیم اور عقل سلیم صاف حکم کر بیٹھتی ہے کہ بیبل ہرگز ہرگز وحی آسمانی و کلام ربانی ہونے کے لایق نہین ہے۔ ای دادی کفر و ضلالت سے سر گردانو۔ آؤ نجات و مغفرت دین محمدی مین ہی متحقق ہے۔ دیکھو یہ ایک آفتاب عالمتاب ہے جو آسمان ہدایت و سعادت پر چمکتا ہے۔ تا ان قیامت تک چمکتا رہیگا۔ اور قرآن کریم کے کلام ربانی و وحی آسمانی ہونے مین دل ہدایت آگین اور چشم حق بین مین کسی نوع کا شک و شبہ نہین ہے دیکھو کہ جسکی ہر ایک آیت لفظاً و معناً پکار رہی ہے کہ مین آسمانی و الہامی ہون ع میرے کہنے پہ کیا ہی آزمائے جسکا جی چاہے۔

اور حضرت جناب رسالتمآب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ثنا و صفت کیونکر زبان ہو سکے کہ وہ باعث وجود دو سرا ہین۔ اور رحمت عالم۔ اور خاتم الانبیا اور سید المرسلین اور شفیع اور فارقلیط۔ دیکھو بجز انکی ذات مقدس کے کوئی شفیع و منجی نہین۔ جب کتاب یہی ہے اور رسول ایسے۔ مانو۔ ایمان لاؤ۔ والا قیامت مین پچھتاؤ گے۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

اب گذارش یہ ہے کہ مذکور کرستان اور اس کے معانون کو ان باتون کی دریافت درکار ہے تو ملیح فردوسی معسکر بنگلور مین ۲۲ مارچ روز شنبہ ۸۴ء دن کے سات بجے آوین اور دلائل سے پہلوون سے اپنا دامن مقصود بھر لین۔ فقط۔

الراقم

خاکپای امت شفیع الامم۔ محمد قاسم غفر۔

درخواست مناظرہ

(جناب یوسف حامد صاحب مسیحی)

والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ مینے سنا ہی کہ آپ نے دین عیسوی کے احقاق اور دین محمدی کے ابطال پر کمر ہمت باندھی ہے۔ چونکہ مین دین محمدی کا واعظ ہون اس لئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہون کہ آپ اور مجھ مین ایک مجلس مناظرہ بتاریخ بیستم ۲۰ مارچ ۸۴ء روز پنجشنبہ دن کے ۲ بجے بک سوسائٹی واقع کبن روڈ مقرر ہو تاکہ طرفین سے دلائل بیان کیجاوین اور جو حق ہو تسلیم کیا جاوے اس مجلس مین نیز اشخاص ہونا لازم ہے دس تمہارے اور دس میرے

مردانس کا بیان صرف دو شخص سے ذکر ہوا آپ اور مین
باقی صاحبان سماعت کرین انکا جواب تحریرا کل دن سے
دیجے تکلیف مطالعہ سرسکناجی راوایجنٹ آف بیبل
سوسائٹی ارسال فرماوین۔
مقام مسکر بنگلو مرقوم ۱۷ مارچ سنہ ۸۴ء۔
الداعی محمد امین۔

جواب

جناب من مین آپ کو نہین جانتا ہون لہذا تمہین مباحثہ
بدون شناخت مجھے بعید ہے معاف فرمائے اگر آپ
مجھے مین اور مین جانون کہ آپ قابل بحث ہین تو کیا
مضایقہ ہے۔ تحریر فقیر محمد مسیحی ۱۸ مارچ سنہ ۸۴ء

اطلاع

اس جواب سے ظاہر ہے کہ مجیب صاحب مناظرہ سے عاجز باتین
بناتے ہین اور معافی چاہتے ہین الحمد للہ یہ روشن دلیل
دین اسلام کی سچائی کے لئے کافی ہے کہ کوئی باطل
دین والا اس حق دین والون کا سامنا نہین کر سکتا۔
مرقوم ۲۰ مارچ سنہ ۸۴ء
راقم محمد امین واعظ۔

ماقتلوہ وماصلبوہ ولکن شبہ لہم

مسیح کی مصلوب ہونے پر گفتگو

نجیل مین لکھا ہے کہ سپاہیون مین سے ایک نے بھالا
سے مسیح کی پسلی چھیدی اور فی الفور لہو اور پانی نکلا
بہا ئیو۔ آیت مذکورہ صاف صاف پایا جاتا ہے کہ مسیح
صلیب پر زندہ رہی تھے۔ کیا مردہ مین بھی لہو اور پانی
ہوتا ہے یہ عجیب مردہ تھا کہ مرنے کے بعد بھی اس نے
لہو نکلتا رہا اور ہو۔ یاد آیا۔ کہ عیسائیون کے عقیدہ
مین تین خدا ہین۔ پس جو خدا۔ نعوذ باللہ پیدا ہوا تھا
اور بندون سے طرح کھاتا پیتا تھا۔ اس نے بندہ ہوکر
خدائی دعوی کیا۔ یہودیون نے اوسکو پکڑ کر صلیب
پر زبردستی کھینچا وہ تو مرمٹا ہوگا۔ باقی دو خدا
جو موافق عقیدہ پولوسی مذہب کے زندہ رہی ہونگے
ان مین سے یہ لہو اور پانی نکلا ہوگا۔ کیونکہ اس عقیدے
والے لوگون سے نزدیک باپ بیٹا روح القدس
الوہیت مین تینون ایک ہین۔ جلال اور قدرت مین
بھی۔ تینون برابر ہین۔ مگر برابری سے لفظ سے تعجب
آتا ہے کہ بیٹا صلیب پر مرجاے اور وہ خدا باقی زندہ
رہین۔ کیا تماشے کی بات ہے کہ جب مسیح صلیب پر لٹکا
ہوگا۔ تو روح القدس اور باپ بھی ساتھ ہی صلیب
پر لٹکے ہونگے۔ تو یہ توجیہ مسیح کا مرنا گویا روح القدس
اور خدا کو ساتھ لے مرنا ہے۔ اگر ایسا نہین ہوا صرف
مسیح کی عبودیت ہی صلیب پر رہی۔ اور دکھ سہتی
رہی۔ تو یون کہئے الوہیت اسمین نہین تھی۔ تین کو ایک
اور ایک کو تین پھر کبھی نہ کہئے۔ اب پادری صاحب
بہادر کو مشکل ہوا۔ اور یہان اقرار کرنا پڑا۔ کہ مسیح
کا زندگی اور موت پر کچھ اختیار نہین تھا۔ اگر ہوتا
تو موت اسپر غالب نہ آتی۔ کیونکہ لکھا ہی۔ موت
خدا پر غالب نہین آسکتی۔ اور یہ عجب مضحکہ ہے۔ کہ
بندون نے عیاذا باللہ خدا کو زبردستی پکڑ کر
چیختے چلاتے بلکتے پھانسی دیدیا۔ اور قصہ تمام کیا
اور اگر تم اسمین پیچ لگا دوگے۔ کہ وہ مرکر پھر زندہ ہوگیا

اور اپنی شاگردون کو اپنا جسم دکھلا کر آسمان پر چڑھگیا تو
ہم کہینگے شعبدہ آنکو بڑے عرش اعظم پر اور زاتی مرید - کیا عضب
لائین ذرا جانے جہنون پیرونکے پر - اول تو اسکا مرکر
زندہ ہونا لہو پانی نکلنے سے ثابت نہین ہوتا دوئم یہ دونون
مین یہ بات اب تلک مشہور ہے کہ اوس کے شاگرد پھیری کر
والون کو روپیہ دیکر قبر سے پتھر کو ہٹا کر لیگئے - خیر ہم
آپ سے منہ مین شکر دیکر کہتے ہین کہ ایسے معاملہ جو زمانے
مین ہمیشہ وقوع مین آتے رہتے ہین اور اب تلک
یار لوگ ایسے ایسے کرشمے دکھلا کر اپنا چلتا دھندا کرتے
ہین - کچھ انوکھی بات نہین ہے - اپکا مسیح تو اوسکی شاگردون
نے قبر سے نکالکر پھر تیسرے دن زندہ کر دکھلایا اور اپنی
کتابون مین بھی اپنی مریدون کے لئے اوسکی قول و
فعل کی صداقت کردی - مگر سنئے - جناب من فی زمانہ
جو روشنی کا زمانہ ہی لندن ہو یا کارا جہ تین برس کے بعد مرکر
زندہ ہوگیا - السلام علیکم - عدالت سہارنپور مین اوسکا
مقدمہ دائر ہوا - وعلیکم السلام - تفصیل اس اجمال کی
یہ ہے کہ راجہ صاحب کو مردہ سمجھکر ارکان دولت داغ
دیکر موافق اپنی رسم کے گنگا مین ڈال آئے - اوسکا لاشہ
بہتا بہتا ایک گوسائین کی استہان کی نزدیک پہونچا اونہون
نے ہاتھ بڑھکر اوسکو پکڑ لیا - دیکھا تو لاشہ گرم ہے - اور
دھیما دھیما سانس آتا جاتا ہے - اوسکی خبرگیری کی اور
وہ دوبارہ زندہ ہوگیا - تو اوسکی زندگی کا موجدہ
گوسائین سمجھا گیا اور مشہور ہوا کہ گوسائین صاحب بڑی
رکھی اور دیوتا ہین - جنہون نے اپنی منتر سے اس مردہ کو
زندہ کردیا - کیون جی دیکھا مردہ بھی اس طرح زندہ ہوجایا
کرتا ہی - ہر کہ شک آرد کافر گردد - بہت لوگ حالت سکتہ مین
اگر یہ اشتباہ مردنی دفن کی گئی اونکی آواز اگر کسی کے کان
مین پڑگئی تو قبر سے نکل پڑی - نہین تو مردہ ہوی - علی ہذا
امام ناصر الدین صاحب علیہ رحمتہ اس دنیا سے انتقال کرگئے ہے
اور تیسرے دن پھر زندہ ہوکر تیس برس تک دنیا مین رہے
اور مریدون نے مشہور کردیا کہ امام صاحب دوبارہ زندہ ہوگئے
ہین - اصل وقوعہ یہ تہا کہ جالندہر مین ایک شخص کفن چور
مشہور تہا وہ ہمیشہ مردہ کا کفن چرایا کرتا تہا - امام صاحب
بڑے پارسا تہے اور شہر مین اونکی بڑی منوتی تہی انہون
نے ایک روز اوس کفن چور کو بلا کر کچہ دیا - اور سمجہایا
کہ بہائی آدمی مرگ کا بندہ ہی جو پیدا ہی سو ناپیدا ہی
یہ شاہراہ سب کو درپیش ہے - تو کفن کی لالچ سے ہمارا مردہ
خراب نہ کیجیو - اوسکا ہدیہ یہ لے - اور ہمین معاف رکھیو قضا
امام ممدوح مرض سکتہ مین مبتلا ہوگئے - اور مردہ سمجھے گئے
حاکم وقت نے جو آنحضرت کا مرید تہا اپنی میت کو بیش قیمتی
کفن پہناکر صندوق مین رکہکر دفن کردیا - ہائے لالچ
تیرا ستیاناس - بیش قیمتی دیکہکر کفن چور سے رہا نہ گیا
دوڑے - شب کو امام کی قبر جا کھودی شعر ہو تو سکتا
ہی نہین مومی دلون سے یہ کام - دل ہین اونکی جو چراتی
ہین کفن پتھر سے - صندوق کو توڑ کر کفن چور کفن کو
کھینچنے لگا تہا کہ زمین امام صاحب کلبلا پڑے - اور
فرمایا او پاجی تو اپنی حرکت سے باز نہ آیا مارے خوف کے
مردہ کی آواز سنکر کفن چور کی جان ہوا ہوگئی -
وہی کفن اور وہی قبر اس چور سے نصیب ہوی اور امام
صاحب اس حادثہ کے بعد تیس برس اور اس جہان فین

جیتے رہے۔ جہان انجیل نویسون کی اور غلطیان ہین
ازانجملہ مسیح کے تصلیب ہونے اور مرکر زندہ ہونے کی بہی
ایک غلطی ہے پس ان لوگون کی غلطی کی اصلاح
قرآن مجید مین یون کہی گئی ہے۔ ماقتلوہ وما
صلبوہ ولکن شبہ لھم۔ اب پولوسی مذہب
والون کو چاہیے۔ کہ ایسے عقیدے سے پرہیز کرین
کہ جسپر ایک بچے سے بچہ بہی قہقہہ اوڑا سکتا ہے۔

لو میرا سلام۔ مرزا موحد۔

از سیالکوٹ ۲۹ فبروری سنہ ۸۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظم

مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	جو داؤد و ابراہیم کا بچہ بنا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	جو بنجار یوسف کا بچہ بنا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	شکم سے جو مریم کے پیدا ہوا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	کہ دنیا مین جو ابن آدم بنا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	جو مریم کنواری کلی بچہ بنا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	حمل جسکو روح القدس کا رہا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	جو بیت المقدس مین لڑکا ہوا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	کہ دن تہوین جسکا ختنہ ہوا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	کہ شیطان نے جسکو دھوکا دیا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	لگی بہوک اُنجیر کہانے گیا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	جو بارہ برس کا وہ لڑکا بنا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	کہ کسبی کے گہر مین جو کہانے گیا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	کہ کسبی نے بہی عطر جسکو ملا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	جو علم قیامت سے جاہل رہا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	جو بیت المقدس سے غائب گیا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	کہ مرنے سے ڈر جو بہاگا پہرا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	غم موت سے منہ کے بل جو گرا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	غم مرگ سے جو کہ غمگین ہوا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	غم مرگ سے جو دعا مین رہا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	کہ جسکا یہودہ نے بوسہ لیا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	یہودہ پہ افسوس جسنے کیا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	یہودہ کی پہانسی مین جو آگیا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	جو سولی پہ چڑہکر زمین پر گرا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	چڑہکا نقو نکا جسکے سر پر رکہا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	کہ اسپنج سے جسنے سرکہ پیا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	کہ رخسار پر جسکے گہونسہ پڑا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	کہ رخسار پر جسکے تہوکا گیا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	کہ ایلی ایلی کہتا مردہ ہوا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	جو مردہ جلاتا وہ مردہ ہوا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	جو دو چور کے ساتہ پہانسی چڑہا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	جو بدکارون کے ساتہ گنتی ہوا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	جو یحیی کے ہاتون پہ تائب ہوا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	جو سولی پہ چڑہنے سے ملعون ہوا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	جہنم مین سہ روز و شب جو رہا ہے
مسیحا تمہارا عجب وہ خدا ہے	گنہگار کہنا خدا کے نبی کو

بتاؤ یہ بیبل مین کسجا لکہا ہے

ترا اپنے دندنے کو اب روک لے تو
خر عیسوی دم دبا کر بہاگا ہے

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے باہتمام چہپا۔